باب: 57

بابا فرید گنج شکرؒ

(Baba Farid Ganj Shakar ra, 1173-1265 AD)

بابا صاحبؒ کا اصل نام فرید الدین مسعود ہے۔ آپ کے والد کا نام جمال الدین سلیمان ہے۔ آپ ملتان کے نزدیک کھوتوال یا کھوتی وال کے مقام پر پیدا ہوئے۔ کھوتوال میں ہی ابتدائی تعلیم پائی۔ پھر آپ ملتان پہنچے جہاں اپنی مزید تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ تقریباً 18 برس کے تھے کہ یہاں آپ کی ملاقات خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ سے ہوئی۔ ان سے آپ بیعت ہوئے۔ اس کے بعد اُن کے ساتھ آپ نے دہلی جانا چاہا۔ اُن کے ساتھ تین منزلوں کا سفر بھی کیا۔ لیکن بختیار کاکیؒ نے آپ سے کہا کہ پہلے علوم ظاہری کی تعلیم مکمل کرلیں اور پھر دہلی آئیں۔ آپ نے ان کے مشورے پر عمل کیا اور پانچ سال قندھار میں علوم ظاہری کی تعلیم حاصل کی اور پھر دہلی پہنچے۔

تھوڑے ہی دنوں میں حضرت بختیار کاکیؒ نے آپ کو روحانی دولت سے بھی مالا مال کر دیا۔ دہلی میں ہی آپ کو اپنے دادا پیر حضرت معین الدین چشتیؒ اجمیری سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ اپنے مرشد کی وفات کے بعد بابا فریدؒ، پہلے ہانسی پھر کھوتوال اور آخر میں اودھن پہنچے۔ اسی اودھن کا نام بعد میں بدل کر پاک پٹن ہو گیا۔ آپ نے معین الدین چشتیؒ کے حکم کے عین مطابق مغربی پنجاب میں اسلام کی اشاعت کا کام بہت احسن طریقے پر کیا۔ بلکہ سلطان المشائخ نظام الدین اولیاؒ اور شیخ صابرؒ جیسے حضرات کی تربیت کر کے چشتیہ سلسلے کو وسیع اور مستحکم بنیادوں پر کھڑا بھی کر دیا۔ اِس وقت چشتیہ سلسلے کی دو بڑی شاخیں ہیں جو سلسلہ ٔ نظامیہ اور سلسلہ ٔ صابریہ کہلاتی ہیں۔ در حقیقت آپ کو چشتیہ سلسلہ کا موسس ثانی یعنی second founder کہا جا سکتا ہے۔

بابا فرید الدینؒ نے "گنج شکر" کے لقب سے شہرت پائی۔ آپ کو شکر بہت زیادہ پسند تھی۔ اس سلسلے میں آپ سے بہت سی کرامات بھی منسوب کی جاتی ہیں۔ لیکن سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ آپ کی پوری زندگی عبادت میں گذری اور حرص و ہوس سے ہر وقت پاک رہی۔ بادشاہوں کے درباروں اور شہری زندگی

Siddiqui Publications

کے جھگڑوں سے آپ کو بڑی نفرت تھی۔ آپ جنگل میں رہتے۔ پھٹے پرانے کپڑے پہنتے۔ زیادہ تر روزے رکھتے۔ اسی تقویٰ اور پرہیز گاری کی وجہ سے لاتعداد لوگ آپ کے معتقد تھے۔ شاہانِ وقت بھی آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ بڑے بڑے قبیلے آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔

بابا فرید گنج شکرؒ چلہ کش بزرگ تھے۔ ملتان کے قصبہ، چاولہ پسر میں ایک کنویں میں کیا جانے والا آپ کا چلّہ بہت مشہور ہے۔ یہاں کے لوگ آج بھی اسی تعلق سے اس کی نشاندہی کرتے ہیں اور اس جگہ کو بہت احترام دیتے ہیں۔ لاہور کے قیام کے دوران بھی بابا صاحبؒ نے حضرت داتا گنج بخشؒ کے مزار کے قریب ایک ٹیلہ پر جھونپڑا بنا کر چلہ کشی کی تھی۔ یہ ٹیلہ اب بھی "بابا فرید کا ٹیلہ" کہلاتا ہے۔

شیخ صاحبؒ اگرچہ کہ ایک جید عالم تھے لیکن ہمیں آپ کی باقاعدہ کوئی تصنیف نہیں ملتی۔ البتہ آپ نے اپنے مرشد بختیار کاکیؒ کے ملفوظات و ارشادات کو مرتب کیا ہے۔ خود آپ کے ارشادات و اقوال کا مجموعہ آپ کے خلیفہ نظام الدین اولیاءؒ نے "مراتب القلوب" کے نام سے مرتب کیا ہے۔ بابا صاحبؒ کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ آپ کے ملفوظات کو پڑھنے سے اس کا اندازہ بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ جو آپ کے ارشادات ہیں ان سے بھی آپ کے علم کی وسعت سمجھ میں آتی ہے۔ آپ نے اپنی زندگی ہی میں بہت شہرت پائی۔ نہ صرف برصغیر بلکہ دور دور کے ملکوں میں بھی آپ کا نام پہنچ چکا تھا۔ مراکشی سیاح، ابن بطوطہ نے اپنے سفر نامے میں شیخ صاحبؒ کا تذکرہ کیا ہے۔

بابا فرید الدینؒ کا انتقال 95 برس کی عمر میں ہوا۔ آپ کے عقیدت مند آج بھی 5 محرم الحرام کو آپ کا عرس منانے ملک کے مختلف حصوں سے پاک پٹن پہنچتے ہیں۔

Siddiqui Publications